104852 ـ حرام تعلقات كے بعد توبہ كى اور ولى كى غير موجودگى ميں شادى كر لى اب كيا كريں

سوال

ميں فرانس ميں رہتا ہوں اور ايك بيوہ سے شادى كى ہے جس كى اولاد بھى ہے اس سے ميرے غير شرعى تعلقات ـ زنا ـ بھى رہے ہيں اور بعد ميں اللہ سے سچى توبہ كر كے شادى كر لى، ہمارى شادى ميں اس علاقے كا امام اور گواہ پانچ اشخاص تھے اس وقت تو مجھے شادى ميں ولى كى شرط كا علم نہيں تھا.
شادى كے بعد ميں نے اس سے اس كے والدين كى رائے كے بارہ ميں دريافت كيا تو وہ كہنے لگى: وہ اس شادى پر راضى نہ تھے، يہ علم ميں رہے كہ اس كے والدين مغرب ميں رہتے ہيں اور يہ عورت فرانس ميں، ليكن شادى كے بعد انہوں نے اسے معاف كر ديا، اور اب ان كے آپس ميں بہت اچھے تعلقات ہيں، وہ ہمارے پاس بھى آئے اور اب اس سے ميرى دو بيٹياں ہيں برائے مہربانى ميرى راہنمائى فرمائيں، آيا يہ عقد نكاح صحيح تھا يا نہيں اور اب مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كى توبہ قبول فرمائے اور آپ كے گناہ معاف كردے، اور اطاعت و فرمانبردارى ميں آپ كى معاونت فرمائے.

دوم:

ولى كے راضى نہ ہونے كى بنا پر آپ كا عقد نكاح باطل تھا اس ليے آپ كو ولى كى موجودگى ميں نكاح دوبارہ كرنا چاہيے اور اگر وہ خود حاضر نہ ہو سكے تو كسى اور كو وكيل بنا دے جو عقد نكاح ميں اس كى نيابت كرے.

ابو موسى رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ولى كے بغير نكاح نہيں ہوتا "

سنن ترمذى حديث نمبر (1101) سنن ابو داود حديث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1881) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جمہور علماء کا کہنا ہے کہ:

ولی کے بغیر نکاح باطل ہے، جو کوئی بھی ولی کے بغیر نکاح کرے وہ اسے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی اتباع کرتے ہوئے تعزیر لگاتے اور سزا دیتے ہیں، امام شافعی کا مسلک بھی یہی ہے، بلکہ ان میں سے تو ایک گروہ اسے رجم کی حد لگاتا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 21).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے:

" قرآن مجید اور سنت نبویہ کے کئی ایک مقامات اس پر دلالت کرتے ہیں، اور صحابہ کرام کی یہ عادت ہے کہ عورتوں کی شادی مرد کرتے تھے، یہ معروف نہیں کہ کسی بھی عورت نے اپنا نکاح خود کیا ہو، یہی ہے وہ جس سے نکاح اور خفیہ دوستیاں لگانے میں فرق ہوتا ہے، اسی لیے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا کرتی تھیں:

" عورت اپنا نکاح خود مت کرے، کیونکہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ باغیہ اور زانی ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 131).

اور عون المعبود کے مؤلف لکھتے ہیں:

" حق یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح باطل ہے، جیسا کہ اس پر حدیث دلالت کرتی ہے " انتہی

دیکھیں: عون المعبود (6 / 101).

اب آپ دونوں پر واجب ہے کہ اگر عقد نکاح صحیح کرنا چاہتے اور اسے شریعت کے مطابق بنانا چاہتے ہیں تو ولی کی موجودگی اور اس کی موافقت کے ساتھ نکاح دوبارہ کریں.

اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس عقد نکاح کو جتنا جلدی ہو سکے صحیح کر لیں، کیونکہ اب آپ کا اکٹھے رہنا حرام ہے، اس لیے کہ تمہارے درمیان جو عقد نکاح ہوا تھا وہ صحیح نہیں تھا.

اس میں جلدی کرنے کے لیے آپ بیوی کے باپ کو ٹیلی فون کر سکتے ہیں اور وہ آپ کو کہے کہ میں نے اپنی فلاں بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کیا، اور آپ اسے قبول کریں، لیکن یہ دو گواہوں کی موجودگی میں ہونا چاہیے جو باپ کی آواز پہچانتے اور سنتے ہوں.

سوم:

رہا مسئلہ بیٹوں کا تو وہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہونگے کیونکہ آپ نے بغیر ولی کے عقد نکاح کیا اور آپ کا خیال تھا کہ ایسا نکاح صحیح ہے.

والله اعلم .